20009 ـ كيا حيض والے كپڑے پھينكنے سے قبل دھونا شرط ہے ؟

سوال

ميرى مسلمان سہيليوں كى عادت ہے كہ ماہوارى كے وقت استعمال كردہ كپڑا يا پيمپر پھينكنے سے قبل دھوتى ہيں.
كيا يہ صحيح ہے كہ ہميں يہ چيز صرف ايك بار استعمال كرنے كے بعد پھينكنے سے قبل دھونى چاہيے ؟
كہا جاتا ہے كہ اگر پيھنكنے سے قبل اسے اچھى طرح دھويا نہ جائے تو ہسٹريا اور تنگى كا سامنا كرنا پڑتا ہے،
كہتے ہيں كہ جن اور شيطان اس پر لگا ہوا باقى ماندہ حيض كا خون كھاتے ہيں، اور جو اسے اچھى طرح نہ دھوئے
اسے اذيت ديتے ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

معتبر اہل علم ميں سے كسى نے بھى يہ بيان نہيں كيا كہ اگر عورت حيض ميں ركھا جانا والا كپڑا دوبارہ استعمال نہيں كرنا چاہتى تو اسے پھينكنے سے قبل دھوئے، بلكہ صحابيات كے فعل سے ظاہر يہ ہوتا ہے وہ ان كپڑوں كو دھويا نہيں كرتى تھيں، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا بھى اس كا علم تھا، ليكن اس كے باوجود يہ ثابت نہيں كہ آپ نے انہيں ايسا كرنا سے منع فرمايا ہو.

سنن اربعہ ميں ترمذى وغيرہ نے ابو سعيد خدرى رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے صحابہ كرام نے عرض كيا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كيا ہم بئر بضاعۃ سے وضوء كر ليا كريں ؟ يہ وہ كنواں تھا جس ميں حيض والى كپڑے اور كتوں كا گوشت اور بدبودار اشياء پھينكى جاتى تھيں ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

يقينا پانى پاك ہے اسے كوئى چيز نجس نہيں كرتى "

سنن ترمذى حديث نمبر (61) يہ حديث صحيح ہے، امام احمد اور يحيى بن معين اور ابن خزيمہ اور ابن تيميہ وغيرہ نے اسے صحيح قرار ديا ہے.

حیض: حاء پر کسرہ یعنی زیر اور یاء پر فتحہ یعنی زبر کے ساتھ یہ حیضۃ (حاء کے کسرہ اور یاء پر جزم کے ساتھ) کی جمع ہے اور اس کا معنی وہ کپڑا ہے جو حیض کے خون کے لیے باندھا جائے، جیسا کہ مبارکپوری رحمہ اللہ نے ترمذی کی شرح میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے.

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ وہ یہ کپڑے خون میں لتھڑے ہوئے ہی اس کنویں میں پھینکا کرتی تھیں، کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو صحابہ کرام اس کنویں سے جہاں یہ کپڑے پھینکے جاتے تھے طہارت کرنے سے کراہت نہ کرتے.

چنانچہ آپ کی سہیلیاں جو کچھ بیان کر رہی ہیں اس کی کوئی اساس اور اصل نہیں اور نہ ہی ان کی کلام صحیح ہے، بلکہ یہ ان خرافات اور بے ہودہ باتوں میں شامل ہے جو بغیر علم کہی جاتی ہیں.

عام لوگوں میں اس طرح کی باتیں بہت ہی زیادہ معروف ہیں، اس لیے اس طرح کی باتیں سنتے وقت دلیل ضرور مانگنی چاہیے، اور پھر اہل علم سے بھی پوچھا جائے، اور کتب کو بھی دیکھا جائے تا کہ اس طرح کی خرافات کا رد ہو سکے اور لوگوں کو اس سے بچانا ممکن ہو.

مسلمان شخص کو شیطان سے بچنے کے لیے قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر و اذکار کثرت سے کرنے چاہیں، اور شرعی امور پر سختی سے کاربند رہنا چاہیے، اور اس کے ساتھ ساتھ ایسے قصے کہانیوں سے اجتناب کرنا اور دور رہنا چاہیے جو ثابت ہی نہیں.

واللہ اعلم .